83

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثاً في خصائل النبي ﷺ

قال رسول الله ﷺ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین خصائل النبی ﷺ

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

83

سلسلة اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

فی خصائل النبی ﷺ

اربعین

خصائل النبی ﷺ

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین خصائل النبی ﷺ

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ- ﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ق وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِیْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهٗ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

1. العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

2. تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَـعِینَات جمع کی ہیں۔"أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی الْخَصَائِصِ النَّبِیِّ ﷺ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشرسب کواجر جزیل عطا فرمائے اوراس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ!

اعلیٰ نسل انسانی میں سے نبی ﷺ کا چناؤ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ﴾ (البقرة : 253)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ سب رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، ان مین سے کچھ ایسے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور ان میں سے بعض کے درجے بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس (جبریل) کے ساتھ اس کی مدد کی۔''

حدیث 1

((عَنْ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ .)) [1]

''سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 2276.

اللہ نے بنی اسماعیل میں سے کنانہ (قبیلے) کو چنا اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔''

حدیث 2

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بنی آدم کے بہترین زمانے میں (نبی اور رسول بنا کر) مبعوث کیا گیا ہے۔ زمانے پر زمانہ گزرتا رہا حتی کہ وہ زمانہ آ گیا جس میں مجھے مبعوث کیا گیا۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ.)) [2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس (بہترین) محل کی سی ہے جس کی عمارت بڑے اچھے طریقے پر بنائی گئی (مگر) اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ دیکھنے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب المناقب، رقم: 3557.

[2] صحیح البخاری، المناقب، رقم: 3535، صحیح مسلم، الفضائل، رقم: 5961.

والوں نے اس کے اردگرد چکر لگائے انہیں اس (محل) کی خوبصورت عمارت سے (بہت) تعجب ہوتا تھا سوائے اس اینٹ والی جگہ کے (جسے خالی چھوڑ دیا گیا تھا) وہ کسی چیز میں عیب نہیں نکالتے تھے۔ میں وہ ہوں جس نے اس اینٹ والی جگہ کو بھر دیا میرے ساتھ اس عمارت (کی تعمیر) کا خاتمہ ہوا اور میرے ساتھ (ہی) رسولوں کا (سلسلہ) ختم ہوا۔''

مخصوص معجزات نبویہ ﷺ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ۠ ﴾ (النور : 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ ہم نے تمھاری طرف کھول کر بیان کرنے والی آیات، اور ان لوگوں کے کچھ حالات و واقعات بھی جو تم سے پہلے گزر چکے، اور متقین کے لیے نصیحت کی۔''

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء میں سے جتنے بھی (اولوالعزم) نبی ہوئے، اللہ نے انہیں (ان کے دور کے

[1] صحيح البخاري، فضائل القرآن، رقم: 4981، صحيح مسلم، الايمان، رقم: 385.

مطابق) ایسے (خاص) معجزے عطا فرمائے جن پر (عام) لوگ ایمان لے آئے اور مجھے (خاص معجزہ) وحی دی گئی ہے (قرآن مجید) جو اللہ نے میری طرف بطور وحی نازل فرمایا ہے اور مجھے یہ امید ہے کہ میری اتباع کرنے والے قیامت کے دن ان (انبیاء) کے متبعین سے زیادہ ہوں گے۔"

حدیث 5

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.))[1]

"اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں (ایسی) دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ (دشمنوں پر) میری مدد ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے کی گئی ہے اور میرے لیے (ساری) زمین کو مسجد اور طہور (پاک اور پاک کرنے والی) بنایا گیا ہے پس میری امت میں سے جس آدمی کی نماز کا وقت ہو جائے وہ نماز پڑھ لے اور میرے لیے (جہاد کی) غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں کی گئیں اور مجھے شفاعت بخشی گئی (میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا) اور (مجھ سے پہلے ہر) نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

---

[1] صحيح البخاري، التيمم، رقم 335، صحيح مسلم، المساجد، رقم: 1163.

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَّمَسْجِدًا، وَّأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.)) [1]

”اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (دوسرے) انبیاء پر چھ چیزوں میں فضیلت حاصل ہے: مجھے جامع کلام دیا گیا۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا۔ زمین کو میرے لیے مسجد اور طہور بنایا گیا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم ہوا۔“

حدیث 7

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوْتِيتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَتُلَّتْ فِيْ يَدِيْ.)) [2]

”اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ مجھے جامع کلام دیا گیا اور زمین کو میرے لیے مسجد اور طہور بنا دیا گیا۔ میں سو رہا تھا کہ (نیند میں) مجھے خزانوں کی چابیاں دی

---

1. صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، رقم: 1167.
2. مسند أحمد: 2/501. صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 1168.

گئیں (جو) میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔''

حدیث 8

((وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِی الْاَرْضَ، فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاِنَّ اُمَّتِی سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِیَ لِی مِنْهَا، وَاُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنِّی سَاَلْتُ رَبِّی لِاُمَّتِی اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا ـ مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ ـ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَاِنَّ رَبِّی قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنِّی اِذَا قَضَيْتُ قَضَآءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ، وَاِنِّی اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا ـ اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا ـ حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِی بَعْضُهُمْ بَعْضًا.)) [1]

''اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے زمین کو اکٹھا کیا تو میں نے اس کا مشرق اور مغرب دیکھ لیا یقیناً میری امت کی حکومت وہیں تک پہنچے گی جہاں تک مجھے اکٹھا کر کے دکھایا گیا اور مجھے دو خزانے، سرخ وسفید دیئے گئے اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری (ساری) امت کو عام قحط کے ساتھ ہلاک نہ کرنا اور ان کے دشمنوں کو سوائے خود ان کے ان پر مسلط نہ کرنا جو ان کی (ساری) نسل کو ہی ختم کر دے اور بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا

[1] صحیح مسلم، الفتن، رقم: 7258.

ہوں تو وہ رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے آپ کو آپ کی امت کے لیے (یہ فیصلہ) بخش دیا ہے کہ میں اسے عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ اس پر ایسا دشمن سوائے خود ان کے مسلط کروں گا جو ان کی (ساری) نسل کو ہی ختم کر دے اگرچہ وہ (دشمن) زمین کے (سارے) کونوں سے جمع ہو جائیں۔ یا راوی نے یہ الفاظ فرمائے: سارے کونوں سے جمع ہو جائیں حتیٰ کہ ایسا (ضرور) ہوگا کہ وہ (آپ کے امتی) ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی (بھی) بنائیں گے۔''

ابتدائے وحی اور کیفیت نزول

حدیث 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيَّ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَاءَ فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءً فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾

فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ، مَا لِي؟ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرْ، فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ ـ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ ـ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ؟ نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ.)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کی ابتداء، نیند میں سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ ﷺ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح

[1] صحیح البخاری، بدء الوحی، رقم: 3 و کتاب التعبیر، رقم: 6982، صحیح مسلم، رقم: 403.

صادق کی طرح (عام ظہور میں) آجاتا۔ پھر آپ کو تنہائی پسند آ گئی۔ آپ غار حرا میں تنہائی اختیار کرتے اور چند معدود راتیں عبادت کرتے اس سے پہلے کہ آپ گھر جاتے آپ ان ایام کے لیے ضروری سامان اپنے لیے رکھ لیتے پھر آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور اس طرح ضروری سامان لے آتے۔ جب آپ کے پاس حق آیا تو آپ غار حرا میں تھے۔ آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا تو کہا: پڑھ (آپ ﷺ فرماتے ہیں) میں نے کہا: میں پڑھنے (لکھنے) والا نہیں ہوں، پس اس نے مجھے پکڑا پھر دبایا حتی کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھ، میں نے کہا: میں پڑھنے (لکھنے) والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے دوبارہ مجھے پکڑ کر دبایا حتی کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی پھر اس نے کہا: پڑھ، میں نے کہا: میں پڑھنے (لکھنے) والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا: ''پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ بزرگ (اور غالب) ہے۔' (العلق: 1۔5) پس اس (وحی کے علم) کے ساتھ رسول اللہ ﷺ (اپنے گھر) واپس آئے آپ ﷺ کی حالت یہ تھی کہ آپ ﷺ کا دل (خوف سے) دھڑک رہا تھا۔ آپ ﷺ (اپنی بیوی) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: ''مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے (چادر) اوڑھا دو۔'' (نبی کریم ﷺ کو چادر) اوڑھا دی گئی کہ آپ ﷺ کا خوف دور ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے خدیجہ کے سامنے ساری خبر بیان کر دی (اور فرمایا): ''مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔' تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہی کرے گا۔ بے شک آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ مجبور کا بوجھ اٹھاتے ہیں، لاچار کی (مالی) مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اور جائز کاموں

میں (لوگوں کی) مدد کرتے ہیں۔'' پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں وہ (ورقہ) جاہلیت کے زمانے میں (صحیح العقیدہ) عیسائی ہو چکے تھے۔ وہ عربی خط لکھتے تھے اور اللہ کی مشیت سے انجیل کا عربی ترجمہ کرتے اور انتہائی بوڑھے شخص تھے نابینا ہو چکے تھے۔ خدیجہ نے ان سے کہا: ''اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو' تو رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا، ساری خبر بیان کر دی۔ (ساری خبر سننے کے بعد) ورقہ نے کہا: ''یہ وہی ناموس ہے جو اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل فرمایا تھا۔ کاش کہ میں طاقت ور جوان ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کو آپ کی قوم (مکہ سے) نکال دے گی۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے فرمایا: ''کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟'' ورقہ نے کہا: ''جی ہاں، جو آدمی بھی آپ ﷺ جیسی دعوت لے کر آیا ہے اس سے (ضرور بالضرور) دشمنی کی گئی ہے اور اگر میں نے آپ کا (وہ) دن پایا تو آپ ﷺ کی زبردست مدد کروں گا۔'' پھر ورقہ جلد ہی فوت ہو گئے اور وحی منقطع ہو گئی۔''

دعوت اسلام پر بے مثال صبر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴾ (المؤمن: 55)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس صبر کیجیے، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ کے لیے بخشش مانگ اور دن کے پچھلے اور پہلے پہر اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے۔''

حدیث 10

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ

الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ: إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمُرَائِي؟ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ. ثُمَّ سَمَّى: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ. قَالَ عَبْدُاللَّهِ: فَوَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کے نزدیک کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور سب قریشی اپنی اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ان میں سے ایک آدمی نے کہا: تم اس (ریاکار) آدمی کو نہیں دیکھتے؟ تم میں سے کون ہے جو فلاں قوم کے اونٹ کا خون اور گوبر آلود اوجھڑی لائے پھر جب آپ (محمد ﷺ) سجدہ کریں تو آپ کے کندھوں پر رکھ

[1] صحیح البخاری، الصلوة، رقم:520، صحیح مسلم، رقم:4649.

دے؟ پھر سب سے بدقسمت آدمی (عقبہ بن ابی معیط) گیا (اور اوجھڑی لے آیا) پھر جب آپ نے سجدہ کیا، تو اس نے اسے آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ نبی ﷺ سجدے ہی میں پڑے رہے۔ وہ (مشرکین قریش) ہنسنے لگے حتی کہ ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرنے لگے پھر ایک شخص فاطمہ کے پاس گیا جو (آپ کی) چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ وہ دوڑتی ہوئی آئیں۔ نبی کریم ﷺ سجدے ہی میں تھے کہ انہوں نے اس اوجھڑی کو آپ سے اتار پھینکا اور مشرکین کو بددعا دینے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے اللہ! قریش (کے ان سرداروں) کو ہلاک وتباہ کردے، اے اللہ! قریش کو ہلاک وتباہ کردے، اے اللہ! قریش کو ہلاک وتباہ کردے پھر آپ نے ان کے نام لیے ''اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن الولید کو ہلاک وتباہ کردے۔'' سیدنا عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے انہیں بدر کے دن (مردہ حالت میں) گرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے خشک کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خشک کنویں والوں پر لعنت پڑ چکی ہے۔''

حدیث 11

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَخْبِرْنِی بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِی مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوَى ثَوْبَهُ فِی عُنُقِهِ

فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا ، فَأَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍ ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ ، وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَالَ ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَائَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ﴾ .))[1]

''اور سیدنا عروہ بن الزبیر (ایک جلیل القدر تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے کہا: مجھے بتاؤ کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ سختی کیا کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے کو پکڑا اور گردن (مبارک) کے اردگرد کپڑا لپیٹ کر شدت کے ساتھ گلا گھونٹا۔ پھر ابوبکر (الصدیق رضی اللہ عنہ) آئے تو انہوں نے اس کا کندھا پکڑا کر اسے رسول اللہ ﷺ سے دور ہٹایا اور فرمایا: کیا تم اس آدمی کو اس لیے قتل کرنا چاہتے ہو تو وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔''

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيلَ: نَعَمْ ، فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى! لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ ، أَوْ لَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ ، قَالَ: فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي ، زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ ، قَالَ: فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا

[1] صحيح البخاري، التفسير، رقم :4815.

مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ دَنَا مِنِّى لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا .)) [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل (لعین) نے کہا: کیا تمہارے سامنے محمد (ﷺ) اپنا چہرہ مٹی پر رکھ دیتے ہیں؟ کہا گیا: جی ہاں، تو وہ (ابوجہل) کہنے لگا: ''لات اور عزیٰ کی قسم ہے اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھا تو اس (رسول اللہ ﷺ) کی گردن کو کچل دوں گا اور آپ کا چہرہ (مبارک) مٹی میں گھسیٹ دوں گا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے اس نے آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا تو اس بات نے انہیں (ابوجہل، کے مشرک دوستوں کو) حیرت میں ڈال دیا کہ وہ پیچھے بھاگ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ (کسی چیز سے) اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔اس سے کہا گیا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تو کہنے لگا: میرے اور آپ کے درمیان آگ کی خندق، خوفناک اور (ہیبت ناک) پر ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب ہوتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔''

حدیث 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ: اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَارَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِى عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ . فَلَمْ يُجِبْنِى اِلَى مَا اَرَدْتُ ، فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِى

[1] صحيح مسلم، صفات المنافقين، رقم: 7065.

فَـلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ ، فَرَفَعْتُ رَاْسِی فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَـدْ اَظَـلَّتْـنِـی فَـنَـظَرْتُ فَاِذَا فِیهَا جِبْرِیلُ فَنَادَانِی فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَیْكَ ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَیْكَ مَـلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِیهِمْ ، قَالَ: فَنَادَانِی مَلَكُ الْـجِبَـالِ وَسَـلَّـمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَـوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ ، وَقَدْ بَعَثَنِی رَبُّكَ اِلَیْكَ لِتَاْمُرَنِی بِـاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ؟ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَیْهِمْ الْاَخْشَبَیْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بَلْ اَرْجُو اَنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا .))[1]

’’اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی سخت دن آیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے تیری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور سخت ترین تکلیف العقبہ (طائف) کے دن پہنچی تھی جب میں نے ابن عبدیالیل بن عبدکلال پر اپنے آپ کو (بحیثیت ایک نبی ﷺ کے) پیش کیا۔ اس نے میرے ارادے کے مطابق جواب نہیں دیا۔ میں اس حالت میں چلا کہ سخت پریشان تھا۔ مجھے قرن الثعالب تک افاقہ نہیں ہوا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا تو ایک بادل دیکھا جس نے مجھ پر سایہ کر رکھا تھا۔ میں نے دیکھا اس (بادل) میں جبریل ہیں جو مجھے آواز دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: ’’آپ کے بارے میں اللہ نے آپ کی قوم کی باتیں اور جواب سنا ہے اور اس نے آپ کے لیے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ جو چاہیں اسے حکم دے سکتے ہیں۔‘‘ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے

[1] صحیح مسلم، الجهاد، رقم:4653، صحیح البخاری، رقم:3231.

نے آواز دی اور سلام کیا پھر کہا: ''اے محمد! بے شک اللہ نے آپ کی قوم کی باتیں سنی ہیں اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ جو چاہیں حکم دے سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑ ملا کر انہیں کچل دوں؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔''

علامات نبوت

حدیث 14

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّی لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّی لَاَعْرِفُهُ الْآنَ .))[1]

''اور سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یقیناً مکہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھ کو سلام کہتا تھا۔ میں اسے اب بھی جانتا ہوں۔''

حدیث 15

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰى رَاعِی غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِی حَتَّى انْتَزَعَا مِنْهُ قَالَ: فَصَعِدَا الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ، وَاسْتَقَرَّ وَقَالَ: عَمَدْتُ إِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ أَخَذتَهُ

[1] صحيح مسلم، الفضائل، رقم: 5939.

ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: بِاللّٰهِ إِنْ رَأَیْتُ کَالْیَوْمِ ، ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ! فَقَالَ الذِّئْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ ۔جَبَلَیْنِ۔ یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ . قَالَ: فَکَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا ، فَجَاءَ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ یَّخْرُجَ فَلَا یَرْجِعُ حَتّٰی یُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ .))[1]

’’اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چرواہے (اہبان نامی) کے پاس بھیڑیا آیا تو بھیڑیئے نے اس سے ایک بکری چھین لی۔ چرواہا اس کے پیچھے دوڑا حتی کہ اپنی بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر رکا اور کہا: اللہ نے مجھے جو رزق دیا تھا میں نے کوشش کر کے اسے لے لیا پھر تم نے چھین لیا تو وہ آدمی بولا: ’’اللہ کی قسم! اگر میں نے آج جیسا دن دیکھا ہو۔ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔‘‘ تو بھیڑیئے نے کہا: ’’اس سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ ایک آدمی دو پہاڑوں کے درمیان کھجوروں (والی زمین) میں تمہیں ماضی اور مستقبل کی خبریں دے گا۔‘‘ وہ شخص یہودی تھا، اس نے آکر نبی کریم ﷺ کو بتایا اور مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی تصدیق کی پھر فرمایا یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں آدمی (گھر سے) نکلے گا تو اس کے لوٹنے سے پہلے ہی اس کے جوتے اور کوڑا یہ بتا دیں گے کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کام کیے تھے۔‘‘

[1] مصنف عبد الرزاق، رقم: 20808، مسند أحمد: 2/ 36۔ احمد شاکر نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

حدیث 16

((وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَاللّٰهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.)) [1]

''اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مسروق (ایک تابعی) سے پوچھا: جس رات جنوں نے نبی کریم ﷺ سے قرآن سنا تھا، آپ کو کس چیز نے جنوں کے بارے میں خبر دی تھی؟ تو مسروق نے کہا: مجھے آپ کے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ ﷺ کو ایک درخت نے خبر دی تھی۔''

حدیث 17

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا.)) [2]

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ انہیں (اپنے صدق کی) کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انہیں چاند دکھایا جس کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے حتی کہ انہوں نے ان کے درمیان حرا (کے پہاڑ) کو دیکھ لیا۔''

---

[1] صحيح البخاري، فضائل الصحابه، رقم: 3859، صحيح مسلم، رقم: 1011.
[2] صحيح البخاري، مناقب الأنصار، رقم: 3868، صحيح مسلم، رقم: 7076.

معراج مصطفیٰ ﷺ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی
الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱﴾

(بنی اسرائیل : 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پاک ہے وہ (اللہ) جو اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہی خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۝۱ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰی ۝۲ۚ
وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝۳ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴ۙ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۝۵ۙ ذُوْ
مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰی ۝۶ۙ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۝۷ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝۸ۙ فَكَانَ قَابَ
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝۹ۚ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ۝۱۰ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝۱۱
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۝۱۲ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۝۱۳ۙ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝۱۴
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ۝۱۵ؕ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ۝۱۶ۙ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا
طَغٰی ۝۱۷ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ۝۱۸﴾ (النجم: 1-18)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے! کہ تمھارا ساتھی (رسول) نہ راہ بھولا ہے اور نہ غلط راستے پر چلا ہے۔ اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔ اسے نہایت مضبوط قوتوں والے (فرشتے) نے سکھایا۔ جو بڑی طاقت والا ہے، سو وہ بلند ہوا۔ اس حال میں کہ وہ آسمان کے مشرقی کنارے پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا،

پس اتر آیا۔ پھر وہ دو کمانوں کے فاصلے پر ہو گیا، بلکہ زیادہ قریب۔ پھر اس نے وحی کی اس (اللہ) کے بندے کی طرف جو وحی کی۔ دل نے جھوٹ نہیں بولا جو اس نے دیکھا۔ پھر کیا تم اس سے جھگڑتے ہو اس پر جو وہ دیکھتا ہے۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً اس نے اسے ایک اور بار اترتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ آخری حد کی بیری کے پاس۔ اسی کے پاس ہمیشہ رہنے کی جنت ہے۔ جب اس بیری کو ڈھانپ رہا تھا جو ڈھانپ رہا تھا۔ نہ نگاہ ادھر ادھر ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ بلاشبہ یقیناً اس نے اپنے رب کی بعض بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔"

حدیث 18

((وعَـنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْـرِيَ بِـهِ . بَيْـنَـمَـا أَنَـا فِي الْحَطِيْمِ۔ وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحِجْرِ۔ مُـضْـطَجِعًا، إِذَا أَتَانِيْ آتٍ فَقَدَّ۔ قَالَ: وَسَمِعْتُه يَقُوْلُ: فَشَقَّ۔ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِيْ بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِـعْرَتِهِ۔ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ إِيْـمَـانًـا، فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ أُعِيْدَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَـغْـلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ: هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ: يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَـلَـيْـهِ، فَـانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيْلَ: مَن هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ. قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَم . قِيْلَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ

جَاءَ فَفَتَحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ ، فَقَالَ: هٰذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ . ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَم . قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى ، وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ . ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ . فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ . قَالَ: هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ ، فَاسْتَفْتَحَ ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قِيْلَ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ . فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلٰى إِدْرِيْسَ قَالَ: هٰذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ . ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ ، فَاسْتَفْتَحَ ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ . قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ

جاءَ . فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ: هَذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ .
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ . ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ ، فَاسْتَفْتَحَ ،
قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ معكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ .
قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ
جَاءَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَإِذَا مُوْسَى قَالَ: هَذَا مُوْسَى فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ . فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى ، قِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: أَبْكِيْ
لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ ، يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا
مِنْ أُمَّتِيْ. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ،
قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قِيْلَ:
وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ . قَالَ:
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ . ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى ، فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ
هَجَرَ ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى ،
وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. فَقُلْتُ: مَا
هَذَانِ؟ يَا جِبْرِيْلُ! قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ ، فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَمَّا
الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ . ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ، ثُمَّ
أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ ، فَأَخَذْتُ
اللَّبَنَ ، فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ . ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ

الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ . فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى ، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ . قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ! قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ . فَرَجَعْتُ، فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى فَقَالَ: مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى ، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ . قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ. قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ ، وَلٰكِنِّيْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ ـ قَالَ ـ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ .)) [1]

''اور سیدنا مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں معراج کی رات کے بارے میں حدیث بیان کی: میں حطیم یا الحجر (کعبہ کے نزدیک) سو رہا تھا۔ اتنے میں ایک آنے والا آیا اس نے یہاں سے یہاں تک

[1] صحيح البخاري، مناقب الأنصار، رقم: 3887، صحيح مسلم، رقم: 416.

چیرا۔ میں نے اپنے ساتھی جارود سے پوچھا: اس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا: گردن کے گڑھے سے زیرِ ناف تک چیرا۔ پھر اس نے میرا دل نکالا۔ پھر میرے لیے سونے کی ایک طشتری لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی۔ پھر اس نے میرے دل کو دھویا۔ پھر اسے (ایمان کی حکمت سے) بھر دیا گیا پھر اسے (اپنی جگہ) لوٹا دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ (سیدنا انس بن مالک سے) جارود نے کہا: اے ابوحمزہ! وہ براق ہے، انس نے کہا: جی ہاں۔ وہ حدِ نگاہ تک اپنا قدم رکھتا تھا۔ پس مجھے اس پر سوار کرایا گیا۔ پھر مجھے جبریل لے گئے حتیٰ کہ میں آسمان دنیا پر پہنچا۔ دروازہ کھلوایا گیا، کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد (ﷺ)، کہا گیا: انہیں بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں! کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ پھر جب میں گیا تو دیکھا کہ آدم علیہ السلام ہیں۔ (جبریل علیہ السلام نے) کہا: یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کہیں۔ پس میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد (ﷺ) کہا گیا: ان کو بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں، کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ میں جب چلا تو یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو پایا۔ وہ دونوں (ایک دوسرے کی) خالہ کے بیٹے ہیں۔ (جبریل نے مجھے) کہا: یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں، انہیں سلام کہو۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ دونوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔ پھر وہ مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے۔

پھر دروازہ کھولنے کا کہا گیا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد (ﷺ) کہا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ میں جب (داخل ہوکر) چلا تو یوسف علیہ السلام کو پایا۔ (جبریل نے) کہا: یہ یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا: ''نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔'' پھر وہ (جبریل) مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے۔ دروازہ کھلوایا گیا، کہا گیا: کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ، کہا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا: جی ہاں، کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں چلا تو ادریس علیہ السلام کو پایا۔ کہا: یہ ادریس ہیں انہیں سلام کہو۔ میں نے سلام کہا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بھائی اور نیک نبی ﷺ کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے جایا گیا۔ دروازہ کھلوایا گیا۔ کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا: اور تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ کہا گیا: انہیں بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں، کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ پھر جب میں چلا تو ہارون علیہ السلام کو دیکھا، کہا: یہ ہارون ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا: نیک بھائی اور نیک نبی ﷺ کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے چھٹے آسمان پر چڑھایا گیا۔ جب دروازہ کھلوایا گیا تو کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبریل، کہا گیا: تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ، کہا گیا: انہیں بلوایا گیا ہے؟ کہا: جی ہاں، کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ جب میں چلا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، کہا: یہ موسیٰ ہیں۔ انہیں سلام

کہیں۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا پھر فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ موسیٰ علیہ السلام روئے، پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کہا: میں اس پر رو رہا ہوں کہ ایک لڑکا جو میرے بعد نبی بنا۔ میری امت سے زیادہ اس کی امت جنت میں داخل ہوگی۔ پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا۔ دروازہ کھلوایا گیا، کہا گیا: کون ہے؟ کہا جبریل، کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ! کہا گیا: انہیں بلوایا گا ہے؟ کہا: جی ہاں'' کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو ان کا آنا (اور آنے کا مقام) بہت اچھا ہے۔ جب میں چلا تو ابراہیم علیہ السلام کو پایا۔ کہا گیا: یہ آپ کے باپ ابراہیم ہیں۔ انہیں سلام کہیں۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا: پھر کہا: نیک بیٹے اور نبی ﷺ کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے سدرہ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ اس کے بیر (بحرین کے علاقے) ہجر کے مٹکوں جتنے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ کہا: یہ سدرۃ المنتہیٰ (انتہاء والی بیری کا درخت ہے) اور چار نہریں دیکھیں، دو باہر اور دو اندر بہہ رہی تھیں۔ میں نے کہا: اے جبریل یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: اندر والی نہریں جنت میں بہہ رہی ہیں اور باہر والی نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے لیے بیت المعمور (ایک عظیم الشان محل) بلند کیا گیا۔ پھر میرے پاس شراب، دودھ اور شہد کے برتن لائے گئے۔ میں نے دودھ لے لیا تو کہا: یہ (اسلام کی) فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی (اطاعت کرنے والی) امت ہوگی۔ پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں جب واپس ہوا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انہوں نے کہا: آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: یقیناً آپ کے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے مجھے بنی اسرائیل کی سخت مخالفت کا

سامنا کرنا پڑا۔ اپنے رب کے پاس لوٹ جایئے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کیجئے۔ میں واپس لوٹا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پہلے جیسا کلام کیا پھر میں لوٹا تو دس (اور) کم کر دی گئیں۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کلام کیا۔ میں لوٹ گیا تو دس (اور) کم کر دی گئیں۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کلام کیا (جیسا کہ پہلے کیا تھا) میں جب لوٹا تو ہر روز دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ پھر جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا، پھر جب میں لوٹا تو ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: بے شک آپ کی امت روزانہ پانچ نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی اور (دلیل یہ ہے کہ) میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے۔ مجھے بنی اسرائیل سے بہت تکلیف پہنچی ہے۔ آپ اپنے رب کے پاس جا کر اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ میں نے کہا: میں نے اپنے رب سے اتنا (زیادہ) سوال کیا ہے کہ مجھے اب شرم آنے لگی ہے، لیکن میں اس پر راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا: جب میں وہاں سے گزرا تو ایک پکارنے والے نے آواز دی، میں نے اپنا فرض نافذ کیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔“

حدیث 19

((وَعَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَـمَّـا كَـذَّبَتْـنِـى قُـرَيْـشٌ قُـمْتُ فِى الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِى بَيْتَ

الْمَقْدِسِ ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ .))[1]

''اور سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جب مجھے قریشیوں نے جھوٹا کہا تو میں حجر (بیت اللہ کے ساتھ والی جگہ) پر کھڑا ہو گیا تو اللہ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ میں انہیں اس کی نشانیاں بتا تا رہا اور میں بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا۔''

حدیث 20

((وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِی بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، وَأَنَا فِی الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَابَكْرٍ! بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا .))[2]

''اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے اپنے سروں کے اوپر مشرکین کے قدموں کو دیکھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا (دوست) اللہ ہے؟''

روز قیامت اور خصوصیات پیغمبر ﷺ

حدیث 21

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اٰتِی

---

[1] صحیح البخاری، التفسیر، رقم: 4815، وصحیح مسلم، رقم: 428.

[2] صحیح البخاری، رقم: 4663، سنن ترمذی، رقم: 3096.

بَـابَ الْـجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ.)) ❶

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو دربان کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد (ﷺ) پس وہ کہے گا: آپ ﷺ کے لیے ہی مجھے (دروازہ کھولنے کا) حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔''

حدیث 22

((وَعَـنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا بَيْـنَ بَيْتِـىْ وَمِـنْبَـرِیْ رَوْضَةٌ مِـنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِیْ عَلٰى حَوْضِي.)) ❷

''اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

پیش گوئی کا ظہور

حدیث 23

((وَعَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: شَهِـدْنَـا مَـعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 486.
❷ صحيح البخارى، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، رقم: 7335، صحيح مسلم، رقم: 3370.

خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بِلَالُ! قُمْ فَأَذِّنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں موجود تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا جو آپ کے ساتھ مدعی اسلام تھا کہ ''یہ جہنمی'' ہے۔ پھر جب وہ میدان قتال میں آیا تو بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہو گیا۔ اصحاب النبی ﷺ میں سے ایک آدمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جس آدمی کے بارے میں فرما رہے تھے کہ ''وہ جہنمی ہے۔'' وہ تو اللہ کے راستے میں بڑی بہادری سے لڑا ہے اور شدید زخمی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔ (آپ کی یہ بات سن

[1] صحيح البخاري، القدر، رقم: 6606، وصحيح مسلم، رقم: 305.

کر) قریب تھا کہ بعض مسلمان شک میں مبتلا ہو جائیں۔ وہ شخص اسی طرح زخمی حالت میں پڑا تھا کہ اسے زخموں کی بہت تکلیف محسوس ہوئی، اس نے جھک کر اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اپنی گردن کاٹ دی۔ مسلمانوں میں سے کئی لوگ دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کی حدیث کو سچا کر دکھایا، فلاں آدمی نے اپنی گردن کاٹ کر خود کو قتل کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو اور اعلان کر دو، جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور یقیناً اللہ اس دین کی مدد فاجر آدمی کے ذریعے سے (بھی) کرے گا۔"

علامات و معجزات

حدیث 24

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً .))[1]

"اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح حدیبیہ والے دن صحابہ لوگ پیاسے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے چمڑے کی ایک چھاگل پڑی تھی۔ آپ نے اس سے

[1] صحيح البخاري، المغازي، رقم: 4152.

وضو کیا پھر لوگ وہاں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی چھاگل کے علاوہ ہمارے پاس نہ وضو کے لیے پانی ہے اور نہ پینے کے لیے تو نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی پھوٹنے لگا۔ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے پانی پیا اور وضو (بھی) کیا، سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ اس دن کتنے لوگ تھے؟ فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو بھی یہ پانی ہمیں کافی ہوتا۔ ہم پندرہ سو تھے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ـ شَكَّ الْأَعْمَشُ ـ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: افْعَلُوا، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ ـ قَالَ ـ فَدَعَا بِنِطْعٍ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ـ قَالَ ـ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ ـ قَالَ ـ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ ـ قَالَ ـ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطْعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّسِيرٌ ـ قَالَ ـ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، قَالَ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ، قَالَ:

فَـأَكَـلُـوا حَتّٰـى شَبِعُـوا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَشْهَـدُ أَنْ لَآ إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابی کے تعین میں سلیمان بن مہران الاعمش راوی کو شک ہے۔فرمایا: جب غزوۂ تبوک کا دن تھا تو لوگوں کو (شدید) بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھائیں اور ان سے (چربی کا) تیل بھی حاصل کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کرلو۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ نے ایسا کر دیا تو سورایاں (بہت) کم ہو جائیں گی، لیکن آپ ان سے کہیں کہ وہ اپنے بچے کھچے کھانے لے آئیں پھر آپ ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا کریں۔شاید اللہ اس میں برکت ڈال دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، پھر آپ نے ایک چٹائی منگوائی اور اسے بچھا دیا۔ان کے بچے کھچے کھانے منگوائے کوئی آدمی مکئی کی ایک مٹھی لاتا تھا اور کوئی کھجور کی، کوئی (روٹی) کا ٹکڑا لاتا تھا حتی کہ چٹائی میں تھوڑی سی چیزیں اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر فرمایا: اپنے اپنے برتنوں میں (یہ کھانا) بھر لو۔انہوں نے اپنے اپنے برتنوں میں بھرنا شروع کیا۔لشکر میں کوئی خالی برتن نہ رہا جسے انہوں نے بھر نہ دیا ہو۔ پھر انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کچھ حصہ باقی بھی بچ رہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں جو آدمی بغیر شک کے اس کلمے کا اقرار کر کے

[1] صحيح مسلم، الايمان، رقم: 139.

آئے گا تو جنت سے نہیں روکا جائے گا۔''

حدیث 26

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِی هٰهُنَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّی لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِی.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میرے قبلے کو دیکھ رہے ہو؟ پس اللہ کی قسم (حالت نماز میں) نہ تمہارا خشوع مجھ سے چھپا ہے اور نہ رکوع، میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

حدیث 27

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ لِی غُلَامًا نَجَّارًا، قَالَ: إِنْ شِئْتِ، قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِی صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِی كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ تَنْشَقُّ، فَنَزَلَ النَّبِیُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِیِّ الَّذِی يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ.)) [2]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ

---

1. صحيح البخاری، كتاب الصلاة، رقم: 418، صحيح مسلم، رقم: 958.
2. صحيح البخاری، البيوع، رقم: 2095.

سے کہا: ''یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے کوئی چیز نہ بناؤں جس پر آپ بیٹھیں (اور خطبہ دیں) میرا ایک غلام بڑھئی ہے، فرمایا: تیری مرضی، تو اس نے آپ کے لیے ایک منبر بنوایا۔ جب جمعہ کا دن آیا تو نبی کریم ﷺ اس منبر پر بیٹھے۔ کھجور کا وہ درخت جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ خطبہ دیتے تھے بآواز بلند رونے لگا حتی کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے۔ نبی کریم ﷺ منبر سے اتر کر اس کے پاس گئے اور اسے گلے سے لگایا۔ وہ اس طرح کراہ رہا تھا جس طرح ایک رونے والا بچہ چپ کرایا جاتا ہے۔ جب وہ چپ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ درخت (میرے ساتھ مل کر) جو ذکر سنتا تھا اس پر رو رہا تھا۔''

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ، قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کی بہت سی باتیں سنتا ہوں (پھر) بھول جاتا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ تو میں نے چادر پھیلا دی۔ آپ نے اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ جدا کیا (اور پھیلا دیا) پھر فرمایا، اسے (اپنے سینے کے ساتھ) لپیٹ لو تو میں نے اسے لپیٹ لیا۔ پھر اس کے بعد (آپ کی بیان کی ہوئی) کوئی چیز نہ بھولا۔''

[1] صحيح البخاري، العلم، رقم: 119.

مہر نبوت

حدیث 29

((وَعَنِ السَّائِبِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ .)) [1]

''اور سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرا (یہ) بھانجا بیمار ہے۔'' تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پس آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے پیا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان (نبوت کی) مہر کو دیکھا جو چھپر کٹ کی گھنڈی (یا کبوتری کے انڈے) جیسی تھی۔''

خوشبودار جسم اطہر

حدیث 30

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ خَزَّةً

[1] صحيح البخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6352، صحيح مسلم، رقم: 6087.

وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .))[1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ (کے جسم مبارک) کی خوشبو سے زیادہ نہ مشک کستوری سونگھی ہے اور نہ مشک عنبر، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم نہ ریشم چھوا نہ اس سے ملائم جلد والا کوئی اور کپڑا۔ (آپ کی خوشبو سب سے زیادہ اچھی اور آپ کی ہتھیلیاں سب سے زیادہ ملائم تھیں۔)''

نرم خوئی و کرم نوازی اور قبول عذر

حدیث 31

((وَعَنْ اَنسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا فِى الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَه مَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُزْرِمُوْهُ. ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذْرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلَاءِ، إِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ .))[2]

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔اتنے میں ایک اعرابی آیا اور مسجد یں پیشاب کرنے لگا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے اس سے کہا: نہ کرو، نہ کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسے پیشاب کرنے سے

[1] صحيح البخارى، كتاب الصوم، رقم: 1973، و صحيح مسلم، رقم: 6053.
[2] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: 661.

نہ روکو۔'' پھر (بعد میں) اسے بلا کر فرمایا: یہ مسجدیں ہیں ان میں گندگی، پیشاب اور قضائے حاجت جائز نہیں ہے۔ یہ تو صرف قرأت قرآن، اللہ کے ذکر اور نمازوں کے لیے بنائی گئی ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس کے پیشاب (والی جگہ) پر بہا دیا۔''

جرأت وشجاعت مصطفیٰ ﷺ

حدیث 32

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَنْ تُرَاعُوا، لَنْ تُرَاعُوا، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ، فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ.)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ دلیر تھے۔ایک رات (کسی وجہ سے) مدینہ والے ڈر گئے۔ پھر لوگ اس (ڈراؤنی) آواز کی طرف چلے تو ان کے سامنے نبی کریم ﷺ آ گئے۔ آپ لوگوں سے پہلے اس آواز کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ فرما رہے تھے: ڈرو نہیں، ڈرو نہیں۔ آپ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی (بغیر زین والی) ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس گھوڑے کو سمندر جیسا (تیز) پایا ہے۔''

[1] صحيح البخاري، الأدب، رقم: 6033، صحيح مسلم، الفضائل، رقم: 6606.

حدیث 33

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ أُحُدًا ذَهبًا لَاَحْبَبْتُ أَنْ لَا یَأْتِیَ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اَجِدُ مَنْ یَتَقَبَّلُهُ مِنِّیْ، لَیْسَ شَیْءٌ أُرْصِدُهُ فِیْ دَیْنٍ عَلَیَّ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ تین راتوں میں اس (سونے) میں سے ایک دینار بھی نہ بچے (اگر) اس کے لینے والے مل جائیں (تو میں انہیں دے دوں) سوائے اس چیز کے جس سے میں اپنا قرض اتار سکوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع

حدیث 34

((وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ، هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْمَلُ فِیْ بَیْتِهٖ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَیَخِیْطُ ثَوْبَهُ، وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِهٖ کَمَا یَعْمَلُ أَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِهٖ.)) [2]

''اور عروہ (تابعی رحمہ اللہ) سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام (بھی) کرتے تھے انہوں نے کہا: جی ہاں،

[1] صحیح البخاری، التمنی، رقم: 7228.

[2] مصنف عبد الرزاق، رقم: 20496.

رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا گانٹھتے اور اپنا کپڑا سیتے تھے۔ جس طرح تم اپنے گھر کے کام کرتے ہو وہ بھی اپنے گھر کے کام کرتے تھے۔''

دنیا سے بے نیازی

حدیث 35

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ آدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ ، فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ ، وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ ، فَقَالَ: أَوَ فِيْ هٰذَا يَاابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا .))[1]

''اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ بورے (یا کھجور) اور شاخوں کی بنی ہوئی ننگی چارپائی) پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے اور اس بورے (چارپائی) کے درمیان بستر نہیں تھا۔ آپ کے جسم پر بورے (یا چارپائی) کی شکنوں کا اثر تھا۔ آپ نے چمڑے کے ایک سرہانے پر تکیہ لگا رکھا تھا جس میں کھجور کی شاخیں وغیرہ بھری ہوئی تھیں۔ میں نے گھر میں دیکھا تو اللہ کی قسم تین کھالوں کے علاوہ کچھ بھی نہ پایا۔''

[1] صحيح البخاری، النكاح، رقم: 5191.

چند نمایاں صفات پیغمبر ﷺ

حدیث 36

((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ ﴿يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا﴾ وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا.)) [1]

”اور عطاء بن یسار (تابعی) نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفت، تورات (روایات یہود) میں سے بتائیں تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، اللہ کی قسم! آپ کی بعض صفتیں تورات میں (بھی) مذکور ہیں جو قرآن میں بیان ہوئی ہیں: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہ، خوش خبری دینے اور ڈرانے والا بنا کا بھیجا۔“ امیین (ان پڑھ لوگوں) کے لیے آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام المتوکل (توکل کرنے والا) رکھا ہے۔ نہ بدخلق اور نہ کھردرا۔ نہ تو بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے لیکن درگزر اور

[1] صحيح البخاری، البیوع، رقم: 2125.

معاف کرتے ہیں۔ اللہ اس وقت تک ان کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی امت کو سیدھا نہ کر دے تاکہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں۔ ان کے ذریعے سے اندھوں کی آنکھیں، بہروں کے کان اور پردوں والے دل کھل جائیں گے۔''

وفات کے قریب وصیت مصطفیٰ ﷺ

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا ، فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَابَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ .)) [1]

''اور سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے تو فرمایا: بندے کو اللہ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے فائدہ اٹھاتا رہے یا جو اللہ کے پاس ہے اسے ترجیح دے تو بندے نے اللہ کے پاس کو ترجیح دے

[1] صحيح البخاری ، كتاب مناقب الأنصار ، رقم: 3904، صحيح مسلم ، رقم: 6170.

دی ہے۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں ہم اس بات پر (سخت) حیران ہوئے تو لوگوں نے کہا: اس شخص (بوڑھے) کو دیکھو، رسول اللہ ﷺ ایک بندے کی خبر بتا رہے ہیں جس کو اللہ نے دنیا کی لذتوں کے فائدہ اٹھانے اور اللہ کے ہاں جو ہے اسے لینے کا اختیار دیا ہے اور یہ کہہ رہا ہے: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ (بات یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ وہ بندے تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ عالم (اور فقیہ) تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں میرے بارے میں صحابیت اور مال کے لحاظ سے زیادہ احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا سوائے اسلام کی دوستی کے (یہ سب کے ساتھ باقی ہے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی کے علاوہ دوسری کوئی کھڑکی مسجد میں کھلی نہ چھوڑی جائے۔“

حدیث 38

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِی لِی حُبًّا نَاسٌ یَکُونُونَ بَعْدِی یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِی بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ .))

”اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مجھ سے وہ لوگ بہت زیادہ محبت رکھنے والے ہیں جو میرے بعد ایمان لائیں گے۔ ان کا ہر آدمی یہ چاہے گا کہ کاش وہ اپنا مال و جان قربان کر کے مجھے ایک نظر دیکھ لیتا۔“

---

1 صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة وصفة نعیمها، رقم: 7145.

اتباع پیغمبر اور محبت مصطفیٰ ﷺ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۳۱﴾ (آل عمران : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِیْ یَدِهٖ، لَا یَسْمَعُ بِیْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ، وَلَا نَصْرَانِیٌّ، وَمَاتَ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ أُرْسِلْتُ بِهٖ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ.)) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اس امت (دعوت) سے کوئی شخص چاہے یہودی ہو یا نصرانی میرے بارے میں سن کر اپنی موت سے پہلے مجھ پر ایمان نہیں لاتا تو وہ ضرور جہنمی ہے۔''

بے مثال تحمل و شجاعت

حدیث 40

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

[1] مسند احمد : 2/ 317۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مُحَارِبَ خَصْفَةَ (قَالَ) فَرَأَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالسَّيْفِ، قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّيْفَ، فَقَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّيْ لَا أُقَاتِلُكَ، وَلَا أَكُوْنُ مَعَكَ، وَلَا أَكُوْنُ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ، فَجَاءَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ.)) [1]

''اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خصفہ کے محارب سے جنگ کی (غزوۂ ذات الرقاع) تو انہوں نے دیکھا کہ مسلمان (رسول اللہ ﷺ سے) غافل ہیں تو ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس تلوار لے کر کھڑا ہوگیا (اور) کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ، تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلوار لے لی اور کہا: تجھے کون مجھ سے بچائے گا؟ تو اس نے کہا: آپ ﷺ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو لا الہ الا اللہ اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ میں آپ سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ آپ کے ساتھ (آپ کا حامی بن کر) رہوں گا اور نہ ایسی قوم کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپ سے جنگ کرتی ہے تو آپ نے اسے (جانے کے لیے) چھوڑ دیا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو کہا: میں تمہارے پاس سب سے بہترین آدمی کے پاس سے آیا ہوں۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] أبو الشيخ، ص: 43، مستدرك حاكم: 3/30، 29۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم .

2: الجامع الصحیح المسند، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری، ومعه فتح الباری، المکتبة السلفیة، دارالفکر، بیروت .

3: الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر، مطبعة مصطفی البابی الجلبی، القاهرة، 1398ھ .

4: السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت 275ھ)، دار إحیاء السنة النبویة، القاهرة .

5: السنن لعبد اللّٰہ محمد بن یزید القزوینی، ابن ماجه (ت 273ھ)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المکتب الإسلامی، بیروت، 1398ھ .

7: السنن لأبی عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائی (ت 303ھ)، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض .

8: سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی، طبعة مکتبة المعارف، الریاض .

9: صحیح الجامع الصغیر للألبانی، طبعة المکتب الإسلامی .

10: صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحیاء التراث، بیروت .

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدین الهیثمی، منشورات دار الکتاب العربی، بیروت، 1402ھ .

12: مشکوٰة المصابیح للتبریزی، تحقیق نزار تمیم وهیثم نزار تمیم، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت .